© rasailojaraid.com

قرآن دانی اور صحابہ پر اپنے تفوق علمی کا یہ دعویٰ اور تعلّی کہ

"حضرت علیؓ کا موعودہ خلیفہ راشد ہونا قرآن و حدیث سے ثابت ہے لیکن دورِ صحابہ میں یہ نصوص پیش نظر نہ تھیں کیونکہ آیت و حدیث میں خلفاء اربعہ کے نام نہیں تھے"۔

قاضی صاحب کا منیقظ ذہن استخراج و اجتہاد کے عمل سے ان نصوص کا مصداق و محمل تو متعین کر سکتا ہے اور ان نصوص کا استحضار بھی ان کو حاصل ہے لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ان نصوص کے محمل کا علم اس لئے نہیں تھا کہ ان آیات میں خلفاء اربعہ کے اسماء گرامی کی تصریح نہیں ———

اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ باقی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق بھی انہوں نے اپنے جذبات کی تسکین ان الفاظ سے کی ہے :

"حضرت علی رضی اللہ عنہ بالاتفاق قرآن کے موعودہ چوتھے خلیفۂ راشد ہیں ان کے اس مرکزی منصب خلافتِ راشدہ کو تسلیم کرنے کے بعد آپ سے جنگ کرنیوالوں کو باغی قرار دیا جائے گا"

تاویلات کے پردے میں حضرات صحابہ کے متعلق اس طرح کا اندازِ فکر رفض و سبائیت کے نظریات کی تائید کرتا ہے، جو کہ منصب صحابہ کے خلاف ہے۔ قاضی صاحب کے یہ مزعومات اس مقدس جماعت کے متعلق ہیں جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت اور آپ کی صحابیت کے لئے خداوند قدوس نے منتخب کیا ہے۔

اولئك اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم كانوا افضل هذه الامة ابرها قلوبا و اعمقها علماً و اقلها تكلفاً اختارهم الله لصحبة نبيه صلی اللہ علیہ وسلم ولاقامة دينه فاعرفوا لهم فضلهم واتبعوهم على اثرهم وتمسكوا بما استطعتم من اخلاقهم وسيرهم فانهم كانوا على الهدى المستقيم۔

(جمع الفوائد صہ ۲۶ ج نمبرا)

"یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں۔ پوری امت سے افضل ہیں۔ سب سے زیادہ نیک دل ہیں ان کا علم بہت ہی گہرا ہے۔ تکلفات سے دور ہیں۔ خداوند قدوس نے ان کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور اقامت دین کے لئے منتخب کیا ہے ان کی فضیلت کا اعتقاد رکھو اور ان کی اتباع کرو۔ اور ان کے اخلاق اور طور طریق کو حتی الوسع اختیار کرو اس لئے کہ وہ راہِ ہدایت پر ہیں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث میں صحابہ کرامؓ کی فضیلت کو اس طرح بیان کیا گیا ہے :

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان الله نظر فی قلوب العباد فوجد قلب محمد صلی الله علیه وسلم خیر قلب العباد فاصطفاه وبعثه برسالته ثم نظر فی قلوب العباد بعد قلب محمد صلی الله علیه وسلم فوجد قلوب اصحابه خیر قلوب العباد فجعل وزراء نبیه صلی الله علیه وسلم یقاتلون عن دینه۔

(ازالۃ الخفاء۔ ص ۹ - ج - ۱)

خداوند قدوس نے اپنے بندوں کے قلوب کو پرکھا، ان میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو سب سے زیادہ بہتر پایا۔ اس لئے آپ کو اپنا رسول منتخب کیا۔ پھر آپ کے قلب کے علاوہ باقی بندوں کے قلوب کو پرکھا۔ ان میں سے سب سے بہتر آپ کے صحابہ کے قلوب کو پایا۔ اسی لئے ان کو اپنے پیغمبر کا مددگار منتخب کیا اور صحابہ نے اعلاء کلمۃ اللہ اور دین کی بلندی کے لئے جہاد کیا۔

حضرت الاستاذ الشیخ بنوری رحمۃ اللہ برد اللہ مضجعہ لفظ صحابی کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اذا قلنا الرجل انه صحابی او انه صحب رسول الله صلی الله علیه وسلم فناهیک به مزیة وفضیلة فی قوة ایمانه وشدة یقینه وکمال اخلاصه وعمق علمه وحسن عمله وجهاد فی سبیله وایثار لما عند الله وزهد فی الدنیا فکاننا اثبتنا کل کمال وجمال وفضل ونبل فاذن یکون ذالك ابلغ تعبیر واوجزه لاثبات فضل وکمال۔

(مقدمہ عبقات ص ۱)

جس وقت ہم یہ کہیں کہ یہ شخص صحابی ہے اور یا یہ کہیں کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہے۔ اس کے مرتبہ کی بلندی اس کے ایمان کی قوت اور شدت یقین اور اخلاص عمل کی کمالیت اور علم کی گہرائی اور حسن عمل اور جہاد فی سبیل اللہ اور دنیا سے بے رغبتی کی تعبیر کے لئے یہ ایک ہی لفظ صحابی کافی ہے۔ یعنی ایک ہی لفظ صحابی کہنے سے ہم نے اس شخص کے لئے ہر جمال اور ہر کمال کی فضیلت کو اس کے لئے ثابت کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ تمام فضائل اور کمالات کے ثابت کرنے کے لئے یہ لفظ بہت ہی مختصر اور بلیغ تعبیر ہے۔

اور یہی وہ جماعت ہے جن کی ذوات مقدسہ اور جوہر نفس کی لطافت انبیاء علیہم السلام کے نفوس مقدسہ کی لطافت کے مشابہ ہے۔ حکیم الامۃ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

و از میان امت جمعی هستند که جوهر نفس
ایشان قریب بجوهر نفوس انبیاء مخلوق
شده و ایں جماعت دراصل حضرت خلفاء
انبیاء اند۔ در امت بمثال آنکہ آئینہ آہنی
از آفتاب اثرے قبول می کند کہ خاک و چوب
و سنگ را میسر نیست۔ ایں فریق کہ خلاصہ امت
اند از نفس قدسیہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم
بوجہی متاثر می شوند کہ دیگر را میسر نمی آید۔
(ازالتہ الخفاء ۔ صہ ۹۔ ج نمبر ۱)

اور صحابہ امت کے اندر ایک ایسی جماعت ہے کہ
ان کا جوہر نفس، پیغمبر کے جوہر نفس کے قریب ہی
تخلیق کیا گیا ہے اور یہ جماعت اپنی فطری صلاحیت
کے باعث انبیاء علیہم السلام کی نائب ہے اور
امت تک دین کی فیض رسانی میں ان کی مثال اس
طرح ہے جب آہنی آئینہ آفتاب سے اکتساب نور
کے عمل سے در و دیوار کو منور کرتا ہے۔ لیکن مٹی، لکڑی
اور پتھر میں یہ صلاحیت نہیں اور یہ جماعت مقدسہ امت
کا خلاصہ ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو جو فیض حاصل
ہوا ہے وہ دوسرے لوگوں کو حاصل نہیں ہو سکا۔

صحابہ کے علمی تفوق اور ان کی قرآن دانی کے متعلق امام اوزاعی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے:

کانوا مصابیح الھدیٰ واوعیۃ
العلم حضروا من الکتاب تنزیلہ
ومن الدین جدیدہ وعرفوا
من الاسلام مالم یعرفہ غیرھم و
اخذوا من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تاویل القرآن۔

صحابہ کرام ہدایت کے چراغ اور علم کے ظروف
تھے۔ قرآن ان کے سامنے نازل ہوا۔ اور نیا دین
ان کے سامنے آیا۔ یہ اسلام کے ان علوم و معارف
سے آگاہ تھے، جنہیں کوئی دوسرا نہیں جان
سکتا۔ اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے قرآن کی حقیقت کو سمجھا۔

اب قاضی صاحب کے نظریہ کے مطابق وہ لوگ جو امت کے لئے چراغ و ہدایت تھے، بظاہر فاسق و جابر تھے اور جنہوں نے قرآن کی حقیقت کو براہ راست اور بلا واسطہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا۔ بقول قاضی

"ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ آیت استخلاف و آیت تمکین کا مصداق حضرت علی المرتضیٰ ہیں" رضی اللہ عنہم اجمعین اور یہی جماعت جن کے معیار حق ہونے کے متعلق امام ابوزرعہ کا قول ہے۔

اذا رأیت الرجل

جس وقت تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ صحو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ينتقص احداً من اصحاب رسول الله صلے الله عليه وسلم فاعلم انه زنديق وذالك ان الرسول صلى الله عليه وسلم عندنا حق والقرآن حق - وانما ادىٰ الينا هذا القرآن والسنن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - وانما يريدون ان يجرحوا شهودنا ليبطلوا الكتاب والسنة والجرح بهم اولىٰ - وهم زنادقة -

(الکفایہ فی علم الروایہ ص ۴۹)

میں سے کسی صحابی کی تنقیص کے جرم کا ارتکاب کر رہا ہے تو یقین کر لو کہ یہ شخص بے دین ہے اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی برحق ہیں اور قرآن بھی حق ہے اور ہم تک قرآن وحدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے پہنچایا ہے۔ اور یہ بے دین لوگ صحابہ کی تنقیص کر کے دین کے اولین گواہوں کو مجروح کرنا چاہتے ہیں تاکہ قرآن وسنت کو باطل گردانا جائے۔ صحابہ تو جرح کے مستحق نہیں، البتہ یہ بے دین لوگ جرح وتنقیص کے زیادہ مستحق ہیں اور یہی لوگ حقیقت میں بے دین ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب اس طرح کی مدح وثنا کے مستحق ہیں اور اس طرح کے فضائل وکمالات کے حامل ہیں۔ اب کے اختلافات کا سہارا لے کر کسی صحابی کی تنقیص کرنا قرینِ انصاف نہیں۔ ہمیں تو آج تک قاضی صاحب سے شرف ملاقات حاصل نہیں ہو سکا البتہ سُنا یہ ہے کہ آپ مجاہد نبیل حضرت مدنی قدس سرہٗ کے مجاز ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ اسی نسبت کا لحاظ کرتے ہوئے اپنے نشتر قلم کو اس مقدس جماعت کی جرح وتنقیص سے باز رکھیں۔

نافرمان بیٹا

جس کے بُرے سلوک سے آنکھیں ہوں اشکبار
ہرگز نہ اس خبیث کو نورِ نظر کہو!
بیٹا جو والدین کا آرام چھین لے
لختِ جگر نہیں، اُسے ورمِ جگر کہو!

فیض لدھیانوی

© rasailojaraid.com